بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | ہفتہ یکم رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ؛ ۲ احسان ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ ہجرۃ / مئی / حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"متلی کی شکایت ہے کمزوری بہت ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

رمضان کے دن اللہ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں

روزے کا زور جسم پر ہے اس سے کشوف پیدا ہوتے ہیں

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں

آیتِ قرآنی: "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝" (البقرۃ: ۱۸۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

ارشاد حضرت اقدس: "تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔"

(شہادت القرآن بار دوم ص۳۸)

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم جلد ۵ ۳، ص۵ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

"کُتِبَ سے فرضی روزے مراد ہیں۔"

(الحکم جلد ۱۱ ۷ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء ص۱۴)

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے، روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔"

(بدر جلد ۱ ۱۰ ص۲، ۸ جون ۱۹۰۵ء)

اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرو

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اہلِ تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ جس کے ذریعے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔"

(الفتح قدسیہ ص۲۹)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم رمضان ۱۴۰۴ھ

۲ احسان ۱۳۶۳ ہش

افترا پردازی اور اس کی عبرتناک سزا

قرآن مجید سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایک طرف مامورین الٰہی اور ان کے متبعین ہیں اور دوسری طرف ان کے اشد معاندین میں ایک مابہ الامتیاز یہ امر ہوتا تھا کہ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین سچائی پر سختی سے قائم رہتے ہوئے ہمیشہ سچ بولتے تھے جبکہ ان کے اشد معاندین کا اوڑھنا بچھونا ہی جھوٹ ہوتا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ وہ افترا پردازی سے کام لے لے کر اور جھوٹ بول بول کر مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کو غلبۂ حق کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اندھی مخالفت کے جوش میں وہ یہ بھول جاتے تھے کہ جھوٹ کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا مگر سچ ہی ہمیشہ غالب آتا ہے۔

یہ امر کہ مامورین الٰہی کے اشد معاندین کا سارا دارومدار ہی جھوٹ پر ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس جواب سے بھی ظاہر ہے جو انہوں نے فرعون اور آل فرعون کی افتراء پردازیوں پر انہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ کے اس جواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ (طٰہٰ آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ موسیٰ نے ان (فرعون اور آل فرعون) سے کہا: اے لوگو! تم پر ہلاکت ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں عذاب کے ذریعہ سے پیس ڈالے۔ اور (یاد رکھو) جو کوئی افترا کرتا ہے وہ ضرور ناکام ہوتا ہے۔

اس آیت سے یہی ظاہر نہیں ہوتا کہ مامورین الٰہی کے اشد معاندین ان کے خلاف افترا پردازی سے کام لیتے تھے اور ان کا دارومدار جھوٹ ہی پر ہوتا تھا بلکہ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ راستی کے مقابلہ میں جھوٹ کبھی نہیں پھلتا۔ جھوٹ بالآخر مٹ کر رہتا ہے اور راستی بہرحال غالب آکر رہتی ہے۔ یہ ازلی ابدی حقیقت قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى (طٰہٰ آیت ۶۲) اور لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ (الاحزاب آیت ۲۵) سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

پھر سورہ طٰہٰ کی آیت ۶۲ سے جو ہم اوپر درج کر چکے ہیں یہ امر بھی ثابت ہوتا ہے کہ مامورین الٰہی کے اشد معاندین اپنی روز افزوں افتراء پردازیوں کی وجہ سے اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہی نہیں رہتے بلکہ افترا پردازیوں سے کسی صورت باز نہ آنے کے نتیجہ میں وہ اس دنیا میں بھی عذاب کا نشانہ بنتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی انہیں دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ آیت مذکورہ بالا میں فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ کے الفاظ اس حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں۔

جہاں تک مسلسل افترا پردازی کے نتیجہ میں اس دنیا میں عذاب ملنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور انہیں ایک دردناک عذاب پہنچ رہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

اور آخرت میں افترا پردازیوں کی جو سزا ملے گی وہ درج ذیل آیت سے ظاہر ہے:۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ (الزمر آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا متکبروں کی جگہ جہنم میں نہیں ہے۔

الغرض جھوٹ کبھی نہیں پھلتا سچائی ہی ہمیشہ غالب آتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے ؎

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

حیرت انگیز اور افسوسناک بات یہ ہے کہ افترا پردازی کی انتہائی مضرت اور دنیا و آخرت میں اس کی عبرتناک سزا کے باوجود کوئی ایک مامور من اللہ بھی ایسا نہیں گزرا جس کے خلاف اس کے اشد معاندین نے افترا پردازیوں سے کام لیکر طوفان بدتمیزی برپا نہ کیا ہو۔ مامورین الٰہی کے اشد معاندین ہر زمانہ میں اپنے پیشرو معاندین کے نقش قدم پر چل کر ان کے خلاف افترا پردازیاں کرتے چلے گئے اور وہ اس کی عبرتناک سزا سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہے۔ ہر زمانہ میں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہی اور دہراتی چلی آرہی ہے۔ کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ کسی مامور من اللہ کے ایسے اشد معاندین نے اپنے پیشرو معاندین کے انجام سے عبرت حاصل کی ہو۔ سب ہی بھیڑ چال چلتے اور ایک جیسے انجام سے دوچار ہوتے رہے۔

مطالبات تحریک جدید۔ سادہ زندگی

زیور

"اور جو عورتیں اس عہد میں اپنے آپ کو شامل کرنا چاہیں وہ کوئی نیا زیور نہیں بنوائیں گی اور جو مرد اس میں شامل ہیں وہ بھی عہد کریں کہ عورتوں کو نیا زیور بنوا کر نہیں دیں گے پرانے زیور کو توڑوا کر نیا بنوانے کی بھی ممانعت ہے۔ لیکن ٹوٹے ہوئے زیور کی مرمت جائز ہے۔"

زیور کے نقصانات

"درحقیقت زیور اقتصادی لحاظ سے ایک نہایت ہی مضر چیز ہے کیونکہ اس میں قوم کا روپیہ بغیر کسی فائدہ کے پھنس جاتا ہے اور دراصل یہ ہی وہ سونا چاندی اکٹھا کرتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو لوگ سونا چاندی اکٹھا کرتے ہیں قیامت کے دن اس سونے اور چاندی کو گرم کر کے ان کے جسم پر داغ لگایا جائے گا ..... اس لیے زیورات کی کثرت بھی ناپسندیدہ امر ہے۔ ہاں عورت کی اس کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ زیور کو پسند کرتی ہے جس کا قرآن کریم نے بھی يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ میں ذکر فرمایا ہے اسے تھوڑا سا زیور پہننے کی اجازت ہے ..... زیورات ملک کی صنعت و حرفت کی ترقی میں سخت روک ہیں۔ ایک عورت اگر اپنے پاس دس ہزار روپے کا زیور بھی رکھ لیتی ہے تو اس کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ دس ہزار روپیہ تجارت میں لگا دیتی ہے اور پندرہ بیس آدمی پرورش پا جاتے ہیں تو اس سے ملک اور قوم کو بڑا فائدہ پہنچے گا ..... پس زیورات کے بنوانے میں جس قدر احتیاط کی جا سکے وہ نہ صرف امارت و عزت کا امتیاز دور کرنے کے لیے، نہ صرف مذہبی احکام کی تعمیل کرنے کے لیے بلکہ اپنے ملک کو ترقی دینے کے لیے بھی نہایت ضروری ہے۔" (خطبہ جمعہ ۳ فروری ۱۹۲۸ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبّر

مکرم نصیر الدین صاحب بھٹی ، مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے زندگی کے ہر پہلو کو قرآن مجید میں بیان فرما دیا۔ جب قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ترقیات روحانیہ کے دروازے بھی کھلتے ہیں۔ اور انسان اخلاق کے اعلیٰ معیار پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور دینی تعلیم پر غور و فکر نہ کرنے کی وجہ سے مختلف عیوب پیدا ہوتے ہیں۔ ان عیوب میں سے ایک عیب تکبّر اور غرور ہے جو کہ انسان کے اخلاق و عادات کے خلاف زبردست زہر قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ نقص اکثر لوگوں میں نظر آتا ہے۔ ابلیس کا سب سے پہلا گناہ جس کی وجہ سے وہ دھتکارا گیا وہ تکبّر ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اسے آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ مگر اَبٰی واستکبر۔ اس نے انکار کیا اور تکبّر کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا:۔

"وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○"

(ص: ۷۹)

انسان تکبّر کے ذریعہ اپنی بڑائی چاہتا ہے مگر بالآخر وہ ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو جو نصیحت کی اس میں اس بات کا بھی ذکر ہے:۔

"وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○"

(لقمٰن: ۱۹)

اپنی گالوں کو لوگوں کے لئے نہ پھلا اور نہ زمین میں اکڑ کر چل۔ اللہ اترانے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

اور دوسری جگہ بڑی پیاری حکیمانہ تعلیم کے ذریعہ تکبّر کو رد کیا:۔

"وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○ کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ سَیِّئُہٗ عِنْدَ رَبِّکَ مَکْرُوْھًا ○"

(بنی اسرائیل: ۳۸، ۳۹)

اور زمین پر اکڑ کر مت چل کیونکہ نہ تو تو اس طرح ملک کی انتہاء کو پہنچ سکتا ہے اور نہ تو اس طرح قوم کے سرداروں کے بلند درجہ کو پا سکتا ہے۔ ان حکموں میں سے ہر ایک فعل کی بری صورت تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

اور فرمایا:۔

"اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ ○"

اللہ تکبّر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

تکبّر کرتے ہوتے ہوئے انسان مولا کریم کی محبت سے محروم ہو جاتا ہے اور دوزخ کی آگ میں داخل کیا جائے گا۔ فرمایا:۔

"اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ○"

(المومن: ۶۱)

جو لوگ ہماری عبادت کے معاملہ میں تکبّر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہونگے۔

فرمایا:۔

"قِیْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ ○"

(الزمر: ۷۳)

ان کو کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اس صورت میں ایک لمبا عرصہ تمہیں رہنا پڑے گا پس متکبروں کا ٹھکانہ بہت برا ہے۔

ایک متکبّر انسان اپنے غرور میں آکر ہدایت اور رشد سے دور ہو جاتا ہے اور گمراہی میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق فرمایا:۔

"وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِھَادُ ○"

(البقرہ آیت ۲۰۷)

جب انہیں کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو اپنی عزت کی پچ انہیں گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے پس اس قسم کے لوگوں کے لئے جہنم کافی ہے اور وہ یقیناً بہت برا ٹھکانہ ہے۔

اسی طرح فرمایا:۔

"وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○"

(لقمٰن: ۸)

جب ایسے شخص کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبّر کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے ان کو سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں بہرہ پن ہے پس تو اس کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا۔

منافقوں کے متعلق فرمایا:۔

"وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ○"

(المنافقون: ۶)

اور تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ راہِ حق سے لوگوں کو پھرا رہے ہیں اور وہ تکبّر کی مرض میں مبتلا ہیں

فرمایا:۔

"خَالِدِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مُّنْکِرَۃٌ وَّھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ○"

(النحل: ۲۳)

وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل حق سے ناآشنا ہیں۔ اور وہ تکبّر سے کام لے رہے ہیں۔

مندرجہ بالا دو آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تکبّر کرنا کافر اور منافق کا کام ہے اور مومن تکبّر سے بہت دور ہوتا ہے۔ قرآن پاک بڑے زور سے تکبّر کی نفی کرتا ہے اور جو قرآن کا منشا طلب ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی ساری حرکات و سکنات ادخلوا فی السلم کافۃ کے تحت بنائے تا خدا کی رحمت کے سایہ تلے آجائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جس کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی تکبّر ہوگا وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہو سکیگا۔"

اسی طرح ایک حدیث قدسی میں ہے کہ:۔

"ہر بڑائی اور بزرگی صرف میرے شایانِ شان ہے جو شخص ان چیزوں میں سے کسی ایک چیز سے میرے ساتھ جھگڑا کرے گا میں اسے آگ میں داخل کروں گا"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جو شخص اپنے ازار کو غرور سے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اسے رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا۔"

اس دنیا میں جس قدر بھی متکبّرین پیدا ہوئے ان کے انجام سے سب بخوبی واقف ہیں کہ وہ سب ذلیل و رسوا ہو کر اس دنیا سے کوچ کر گئے اور آج ان کو اچھے نام سے کوئی یاد نہیں کرتا۔ فرعون جو کہ نہایت متکبّر انسان تھا اس نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کا نعرہ بلند کیا مگر بالآخر سمندر میں غرق ہوا۔ نمرود نے بھی تکبّر کرنے میں اپنا پورا زور دکھایا مگر کہتے ہیں کہ ایک مچھر نے اس کا کام تمام کر دیا۔ اگر انسان اپنی ابتداء پر غور کرے تو اسے معلوم ہو جائیگا کہ اس کی اصل کیا ہے پھر وہ کبھی تکبّر نہ کریگا۔ حالانکہ اس کی پیدائش ایک نہایت ہی نجس چیز سے ہوئی۔ فرمایا:۔

"اَلَمْ یَکُ نُطْفَۃً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ○"

(القیٰمۃ: ۳۸)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"بھلا انسان کیا تکبّر کر سکتا ہے جو ایک نجس چیز سے پیدا ہوا"

مگر افسوس کہ لوگ تکبّر کرتے ہیں اور انکسار اور تواضع پیدا نہیں کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جو شخص خدا کے لئے تواضع اور انکسار اختیار کرتا ہے اسے خدا عزت دیتا اور بڑھاتا ہے۔"

بعض لوگوں کا تعلق اعلیٰ خاندانوں سے ہوتا ہے اور وہ اپنے حسب و نسب پر فخر کرتے ہیں۔ اور دوسروں کی تحقیر کرتے ہیں۔ اگر غور کریں تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ انسان آدم اور حوا کی نسل سے پیدا ہوا اور یہ پیدائش ان سب انسانوں میں ایک مساوات رکھتی ہے۔ جب انسانوں کی اصل ایک ہو تو عارضی بڑائی کا کیا فائدہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط"

(الحجرات: ۱۴)

کہ تم میں سے سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ شعار ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:۔

"اے لوگو! تم سب کا ایک خدا ہے۔ تم میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں۔ مگر زہد اور تقویٰ کے ساتھ۔ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور اس طرح عجمیوں کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ عربوں پر فخر کریں۔ اسی طرح نہ کالے کو سرخ پر نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُرخ کو کالے پر فوقیت حاصل ہے مگر یاد رکھو کہ تقویٰ اور طہارت کے ساتھ۔"

بعض لوگ حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ایک شخص خواہ وہ مثلِ یوسفؑ ہی کیوں نہ ہو اسے بالآخر مر کر ایک ہی زمین کے نیچے جانا ہے۔ حُسن ایک زوال پذیر چیز ہے۔ اس پر فخر کرنے سے کیا حاصل؟ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ:۔

"انسان پر بڑا ہی تعجب ہے کہ روزانہ دن میں ایک یا زیادہ مرتبہ اپنا پاخانہ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور پھر بھی تکبر اور غرور کرنے سے نہیں رُکتا۔

بعض لوگوں کو اپنے علم پر بڑا غرور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ علم کا نتیجہ تو خشیت اللہ ہے اور علم انسان میں انکساری اور عاجزی پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ۝"

(فاطر: ۲۹)

یقیناً اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ بے شک اللہ غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

اور جو لوگ علم رکھنے کے باوجود تکبر کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن کریم میں یہود کی مثال کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا سے دی گئی ہے۔ یعنی وہ ایک ایسے گدھے کی طرح ہے جس پر کتابیں لدی ہوں۔

بعض لوگ اپنے اعمال پر گھمنڈ کرتے ہیں اور شیطان ان کو دھوکہ دیتا ہے کہ تم نے بہت سی نیکیاں کر لی ہیں۔ مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ رات دن نیکیاں کرتے ہیں اور ڈرتے ہی رہتے ہیں۔ فرمایا:۔

"وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ"

(المومنون: ۶۱)

بعض لوگ مال پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ جو کہ فانی چیز ہے اس کے متعلق قرآن میں ایک مثال بیان ہوئی جو کہ دو آدمیوں کی ہے ایک تکبر کرتا ہے اور دوسرا انکساری سے کام لیتا ہے۔ فرمایا:۔

"اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ۝"

(الکہف: ۳۵)

آخر جب خدا کے عذاب نے اسے گھیر لیا تو اس وقت کہتا ہے:۔

"یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِکْ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا ۝"

(الکہف: ۴۳)

ہائے افسوس مجھ پر کہ میں اپنے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا۔

بعض کو اپنی طاقت اور قوت پر بڑا غرور ہوتا ہے۔ حالانکہ مکھی بھی اگر کوئی چیز ان سے چھین کر لے جائے تو واپس نہیں لے سکتے ان کے متعلق فرمایا:۔

"ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝"

(الحج: ۷۴)

جن چیزوں پر فخر کیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے نعمتیں ہیں اور ان پر فخر کرنا زوال کا موجب بن جاتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ نے شرائطِ بیعت میں ساتویں شرط یہ رکھی کہ:۔

"تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔"

آپ اپنی ایک کتاب میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے.....

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایکدم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص ہے جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کو ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایکدم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کر کے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے۔ ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ۔ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی اس کے قریب بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے احکام اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے..... سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر۔ تا تم پر رحم ہو۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۲ تا ۴۰۳)

خدا تعالیٰ کی محبت کا عملی ثبوت دو!

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلوتہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

اللہ بہت برکت دیگا

تنخواہ ملتے ہی کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد میں بے حد برکت دیگا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محترم ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب مرحوم

از مکرم محمود احمد اشرف ابن مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ

اُن دنوں کی بات ہے جب تعلیم الاسلام کالج میں بہت سے شفیق، قابل اور محنتی اساتذہ ہوا کرتے تھے۔ وہ خاص دن تو ہم نے نہیں دیکھے مگر ان میں کچھ اچھے اُستاد ہم نے ضرور پائے۔ محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب اِن میں سے ایک تھے۔ اور "تھے" کا یہی تلخ اور ناقابلِ یقین مطلب ہے کہ اب وہ بھی نہیں رہے۔ ایک جیتا جاگتا انسان اچانک ہمیشہ کے لیے نظروں سے اوجھل ہو جائے تو دل و نظر کو یہ تسلیم کرنے میں بہت دن لگتے ہیں کہ واقعی اب وہ نہیں رہا۔ اور کبھی کبھی یہ دن ساری زندگی پر محیط ہو جاتے ہیں۔ نصیر خان صاحب تو پھر جیتے جاگتے انسانوں میں ایک بہت اچھے اور بہت بڑے انسان تھے۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب کہہ رہے تھے کہ نصیر سے میری ایک ہی ملاقات ہوئی اور یہ ملاقات چالیس سال طویل تھی۔ میں نے نصیر کو بہت اچھا انسان پایا۔ یہ کہتے ہوئے آپکی آنکھیں بھر آئیں گویا کہنے لگیں کہ بات کہے گئے الفاظ سے بہت آگے ہے۔ میں نے محترم نصیر خانصاحب کو کوئی تین چار سال بطور ایک اُستاد کے دیکھا مگر آپکی شخصیت کا تاثر کچھ بہت گہرا ہے۔ اور آدمی کے بڑا ہونے کے لیے یہ بہت کافی بات ہے کہ اُسے قریب سے دیکھیں یا دور سے تعلق دیرینہ ہو یا مختصر مدت کا وہ ہر طرح بڑا ہی نظر آئے۔

کائنات کی ہر شئے پر کسی نہ کسی صفتِ الٰہی کا پرتو کچھ ایسے نمایاں طور پر پڑتا ہے کہ وہ اُس شئے کی پہچان ہوتا ہے۔ انسان اشرف المخلوقات اسی لیے ہے کہ اس میں اللہ کی تمام صفات کے جلوہ گر ہونے کی استعداد موجود ہے۔ اور انسانوں میں بڑا وہی ہوتا ہے جس میں زیادہ صفاتِ الٰہیہ ظلی طور پر پائی جائیں۔ لیکن ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جو بیک وقت بہت سی صفات سے متصف ہوں اور ان صفات میں ایک خوب صورت توازن رکھتے ہوں۔

محترم نصیر خان صاحب کی شخصیت ایک بہت متوازن شخصیت تھی۔ وہ بیک وقت صاحبِ دل بھی تھے اور صاحبِ دماغ بھی۔ اور بلاشبہ ایسے وجود بہت نایاب ہیں۔ ماہرینِ تعلیم کے نزدیک کسی خاص فیلڈ میں تخصص کرنے میں بعض خطرات میں سے ایک خطرہ یہ ہے کہ عموماً ذہن بھی ایک مخصوص طرزِ فکر اختیار کر لیتا ہے اور پھر ہر چیز کو ہزاویۂ نگاہ سے دیکھنے کا لطف اُٹھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے ماہرینِ طبعیات و ریاضیات بکثرت ملتے ہیں جو بہت سی دوسری فیلڈز کی ابجد سے بھی ناآشنا ہوتے ہیں۔ اور ان میں سرِفہرست ادب ہے۔ دوسری طرف بہت سے ایسے ادیب اور شعراء ملتے ہیں جو کائنات کو سائنسی طرزِ فکر سے دیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔

لیکن میں نے خان صاحب کو فزکس پر لیکچر دیتے ہوئے سُنا تو اس میں آپ کے اعلیٰ ادبی ذوق کی خوشبو پائی۔ آپ کے مجموعہ کلام کو پڑھا تو بھی یہی محسوس ہوا کہ کہنے والا کائنات کی حقیقتوں کو صرف دل سے ہی محسوس نہیں کرتا بلکہ دماغ سے انھیں سمجھتا بھی ہے۔

ڈاکٹر وزیر آغا صاحب نے خوب کہا کہ غالب کے دوستوں میں شیفتہ اور حالی جیسے لوگ شامل تھے جو ادب پر تو بڑی دسترس رکھتے تھے مگر طبعیات کے معاملہ میں بالکل کورے تھے لیکن مجھے ڈاکٹر نصیر احمد خان جیسے باادب دوست ملے جو طبعیات کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ بلاشبہ آپکی شخصیت کا یہ بہت ہی قابلِ رشک امتیاز تھا۔ اور اس لحاظ سے آپ جماعت کے بہت ہی قیمتی وجود تھے کہ بیک وقت ادب اور سائنس دونوں میں سند کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور اسی حوالے سے آپکا حلقہ احباب بھی بہت وسیع تھا۔

تحصیلِ علم کیسا کٹھن اور مشکل کام ہے۔ لیکن اگر اُستاد اپنے علم میں محبت و شفقت اور محنت و ریاضیت بھی شامل کرے تو بلاشبہ حصولِ علم بہت ہی پُر لطف اور پُرکیف ہو جاتا ہے۔ میں نے خان صاحب کو دیکھا اور طلباء سے اُنکی محبت کو محسوس کیا۔ آپ سرزنش کرتے اور سزا بھی دیتے مگر بالکل اپنوں کی طرح اور اس طرح جیسے یہ بھی شفقت کا ہی ایک رنگ ہو اور محبت کا ہی ایک انداز ہو۔ بہت غصے میں بھی ہوتے تو طبیعت اور کلام میں ایک ٹھہراؤ ہوتا۔ پیشانی پر کوئی بل نہ ہوتا اور یقیناً دل پر بھی کوئی شکن نہ ہوتی۔ بلکہ ایسے میں بھی آپ کی حسنِ ظرافت اور ندرتِ کلام ساتھ نہ چھوڑتی بلکہ ایک عجیب سماں باندھ دیتی۔

کالج کے نیو کیمپس میں دو ہی چیزیں قابلِ دید اور شاندار تھیں۔ ایک تو اس کی شاندار بلڈنگ اور دوسرے ڈاکٹر نصیر خان صاحب۔ بلڈنگ اگرچہ نامکمل رہ گئی تھی مگر خان صاحب کی شخصیت سے بڑی حد تک مکمل نظر آتی تھی۔ مگر نصیر خان صاحب کی زندگی تکمیل کو کیا پہنچی کہ یہ ادھوری عمارت اور ادھوری رہ گئی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہ عمارت اور اس میں موجود فزکس کا واحد ڈپارٹمنٹ آپ کی محنت اور کوششوں سے قائم ہوا تھا۔ اسکے اعتراف میں اب فزکس آڈیٹوریم کا نام این۔ اے۔ خان آڈیٹوریم رکھا گیا ہے۔

ربوہ میں آپ کا آخری لیکچر جو غالباً آپکی زندگی کا بھی آخری پبلک لیکچر تھا کالج کی سٹوڈنٹس اسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام انصار اللہ ہال میں ہوا۔ موضوع تھا۔

(PARTICLE PHYSICS ITS IMPLICATION IN COSMOLOGY)

اس عنوان کا اردو ترجمہ کیا جا رہا تھا اور اصل مسئلہ PARTICLE PHYSICS کا ترجمہ کرنا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ سیدھا سادھا ترجمہ تو ذراتی طبعیات ہی بنتا ہے۔ فرمانے لگے نہیں نہیں میاں یوں تو طبعیات حقیر سی چیز بن جاتی ہے۔ خان صاحب کا یہ لیکچر بہت اعلیٰ پائے کا علمی لیکچر تھا جسے بہت پسند کیا گیا۔ اسکے چند ہفتوں بعد آپ بیرونِ ملک تشریف لے گئے اور واپس آئے تو ملکِ عدم روانہ ہو گئے۔

پرنسپل صاحب نے بتایا کہ وفات سے چند روز قبل میرے پاس دفتر میں آئے اور کہنے لگے میرے پراویڈنٹ فنڈ کا حساب مکمل کر کے مجھے دیدیں۔ پرنسپل صاحب نے کہا ڈاکٹر صاحب ایسی بھی کیا جلدی ہے ہو جائے گا۔ اس پر خان صاحب نے غالب کا یہ شعر پڑھا۔

نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل غنیمت جانیئے
بے صدا ہو جائے گا یہ سازِ ہستی ایک دن

اور پھر واقعی یہ خوش رنگ خوش آہنگ سازِ ہستی خاموش ہو گیا۔ ایسا خاموش ہوا کہ اپنے پیچھے بہت دلوں میں نغمہ ہائے غم چھوڑ گیا۔

دعائے مغفرت

عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۸۴ء کئی ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کی عمر ۲۲ سال تھی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم سیٹھی ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور تین چھوٹی بچیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے شوہر فرنکفرٹ مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔

احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے نیز اللہ تعالیٰ بچوں کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(عبدالغفار ڈار - جہلم)

تحریکِ جدید کے دفترِ دوم کے مجاہدین کو سیدنا حضور ایدہ اللہ کی نصیحت

اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفترِ دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لیے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔" (وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوْا مَوْتٰكُمْ بِالْخَيْرِ

ہمارے والد بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم

(از مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب لاہور)

والد صاحب مرحوم۔ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے تھے۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ریلوے میں ملازم ہو گئے اور ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد انبالہ شہر مشرقی پنجاب میں کارخانہ لگا کر کیکر کی چھال کی تجارت شروع کی تقسیم ملک ۱۹۴۷ء تک اسی تجارت میں مشغول رہے اور تقسیم ملک کے بعد لودھراں ضلع ملتان کے مین بازار میں ایک دوکان لے کر اپنی تجارت شروع کر دی اور اپنی وفات تک تجارت کا کام کرتے رہے۔

آپ دعا گو بزرگ تھے آپ نے قدرتِ ثانیہ کے دوسرے دور میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ حضور کو ہفتہ میں ایک بار دعا کے لیے ضرور خط لکھتے تھے۔ ایک بڑی لائبریری گھر میں بنا رکھی تھی جس میں سلسلہ کی تمام کتابیں ہر وقت موجود ہوتی تھیں اور وہ یہ کتابیں زیرِ مطالعہ بھی رکھتے تھے۔ ہر جلسہ سالانہ پر جاتے اور وہاں سے نئی مطبوعات خریدتے تھے۔ سلسلہ کی ہر مالی تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیتے۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ وصیت بھی کی ہوئی تھی۔ صاف گوئی اور راست بازی کی مستقل عادت تھی۔ فرض عبادات کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور نفلی عبادات میں اپنے اوقات وقف رکھتے۔ رمضان کے روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتے تھے مہمانوں سے احسان کا سلوک کرتے تھے۔ تمام رشتہ داروں سے بے حد محبت اور صلہ رحمی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ تمام وقت مشغول رہتے تھے۔ فارغ بیٹھنا آپ کی طبیعت کے خلاف تھا۔ قرآن کریم سے بے حد محبت تھی۔ تقریباً تمام قرآن شریف ہی حفظ تھا گھر میں بھی قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا بندوبست تھا۔ اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ بدرجہ اتم آپ میں موجود تھا۔ احمدیت کے لیے غیرت تھی۔ مہمان نوازی آپ کا خاصہ تھا آپ سالہا سال تک جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ سال میں ایک ماہ وقفِ عارضی کرتے تھے۔ آپ کی زندگی میں پے در پے صدمات آئے۔ مگر آپ نے آپ کو ہر حال میں صابر و شاکر پایا اور کبھی شکوہ یا شکایت نہ کی۔ ہمیشہ نمازوں میں دعاؤں سے کام لیا۔ مجھ سے آپ بہت ہی پیار اور محبت کرتے تھے۔ مجھے ڈاکٹر بنانے کے لیے انتہائی کوشش کی اور سخت دعاؤں سے کام لیا پھر جب میں میڈیکل کالج میں داخل ہو گیا اور چھٹیوں میں گھر آتا تھا تو واپسی کے وقت خود اسٹیشن پر آ کر مجھے گاڑی میں سوار کرا کے دعائیں دیتے ہوئے روانہ کرتے

والد صاحب کئی ماہ تک بعارضہ کینسر بیمار رہے۔ مختلف علاج کیے مگر فائدہ نہ ہوا۔ لاہور میو ہسپتال میں بھی جب علاج بے سود ثابت ہوا۔ تو میں نے انہیں کراچی بذریعہ ہوائی جہاز لے جا کر علاج کروانے کی خواہش ظاہر کی مگر انہوں نے ربوہ سے دور جانے سے انکار کر دیا اور ان کی خواہش پر انہیں ربوہ اپنے مکان میں لے جایا گیا جہاں انہوں نے وفات پائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ اور ہم سب کو والد صاحب کی نیکیاں قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بدظنی

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق۔ رحم۔ رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اس بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۵/۹۶)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر ..... فقال الا وقول الزور۔

(بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں ..... پھر آپؐ نے فرمایا۔ کان کھول کر سن لو جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔

جھوٹ بولنا بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو وہ خدا پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ وہ جھوٹ پر بھروسہ کرتا ہے اور اسے خدا کی مانند خیال کرتا ہے۔ جس سے شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں۔ کیونکہ یہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچ بولنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کچھ عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا ہے اور اب چند روز سے تکلیف میں اضافہ ہو گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں علاج ہو رہا ہے احباب جماعت سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم جو کافی و شافی خدا ہے۔ محض اپنے فضل اور رحم سے اس عاجز کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین نیز میرے بیٹے محمود کے لیے بھی دعا کریں جو آج کل ملک سے باہر ہے اللہ تعالیٰ اس کی تمام پریشانیاں دور فرمائے۔

(ضیاء الدین حمید کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

- خاکسار کی دادی جان ایک ماہ سے شدید بیمار چلی آ رہی ہیں۔ علاج معالجہ سے کوئی فرق نہیں ہو رہا۔ نیز میری چچی جان محترمہ امتل صاحبہ زوجہ منور احمد بٹ صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(خاکسار۔ منصور احمد بٹ ولد محمود احمد بٹ ناصر آباد ربوہ)

- مکرم مرزا اعجاز الرحمٰن صاحب منگول آج کل علیل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(طارق بلوچ۔ ربوہ)

- میری والدہ محترمہ آج کل شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کے لیے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد، مبارک ٹی سٹال بالمقابل دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت پٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائیگا۔

(۲)۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیئے درخواستیں ۳۰ جون ۱۹۸۴ء تک مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس لیئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کیئے جا سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ ۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

مسل ۲۵۵۳۴

میں چوہدری افتخار احمد ولد چوہدری بشارت علی صاحب قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ گورنمنٹ عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ دو پلاٹ ۲۳۷/۵۴ برقبہ ۲ کنال یا حصہ مالیتی -/۵۲۰۰۰۰ روپے

۲۔ دو پلاٹ ۶۱/۶۲۷ برقبہ ایک کنال مالیتی ایک لاکھ

۳۔ ترکہ بہلولپور کھیوہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ -/۱۴۰۰۰ روپے

۴۔ ترکہ کمالیہ -/۴۹۲۳۰۱ روپے

کل رقم -/۷۰۳۲۳۰۱ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۱ روپے ماہوار مل رہے ہیں، آمد میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الجمد

آصف احمد حسنی انڈونیشیا معرفت وکالت مال ثانی ربوہ انڈونیشیا

گواہ شد نمبر ۱۔ محمد رحمت صاحب ولد شعیب الدین انڈونیشیا

گواہ شد نمبر ۲۔ EBNCU-Ki DARSU HADI KARSITO BIN JUNAEDI انڈونیشیا

فروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ زیورات طلائی دس تولہ مالیتی -/۲۱۰۰۰ روپے

۲۔ حق مہر -/۵۰۰ روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الجمد

سلیمہ بیگم زوجہ افتخار احمد صاحب معرفت میجر حمید احمد صاحب کلیم محلہ دارالصدر شمالی ربوہ

گواہ شد نمبر ۱ محمد اسلم ولد تاج محمد مرحوم امیر ضلع سیالکوٹ

گواہ شد نمبر ۲ حمید احمد کلیم میجر ریٹائرڈ ولد چوہدری عبدالمالک صاحب محلہ دارالصدر شمالی ربوہ وصیت ۷۰۶۴

مسل ۲۵۵۳۶

میں آصف احمد حسنی ولد ای عبدالمنان صاحب قوم پیشہ INTER BRENEUR عمر ۲۸ سال بیعت جون ۱۹۸۲ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ سیونگ مشین ماڈل ۱۹۷۳ 15 3.K.E مالیتی -/۱۴۹۵۰۰ روپے

مہر اقرار قانونی شرعی ۔ میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۷۹۴۶۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الجمد

آصف احمد حسنی انڈونیشیا معرفت وکالت مال ثانی ربوہ انڈونیشیا

گواہ شد نمبر ۱۔ محمد رحمت صاحب ولد شعیب الدین انڈونیشیا

گواہ شد نمبر ۲۔ EBNCU-Ki DARSU HADI KARSITO BIN JUNAEDI انڈونیشیا

الفضل نہ ملنے کی شکایات :

کچھ عرصہ سے متعدد احباب کو شکایت پیدا ہو رہی ہے کہ ان کو اخبار "الفضل" کا پرچہ بذریعہ ڈاک باقاعدگی سے نہیں مل رہا اور بعض کو کچھ عرصہ سے سرے سے مل ہی نہیں رہا۔

خاکسار نے مکرم پی۔ ایم۔ جی صاحب کراچی ۔ لاہور ۔ پشاور اور پوسٹماسٹر صاحب حیدرآباد وغیرہ کو تاریں دے کر توجہ دلائی ہے ۔ امید ہے ذمہ دار افسران اس بارے میں توجہ فرما کر شکایات کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کریں گے ۔ ربوہ سے بذریعہ ڈاک تمام خریداروں کی خدمت میں پرچہ باقاعدگی سے بھجوایا جا رہا ہے۔

بعض پرچے بھی ڈاک سے واپس مل رہے ہیں ۔ جن احباب کو پرچہ نہ ملتا ہو تو وہ متعلقہ ڈاک خانہ کے افسران سے رابطہ قائم کریں اور ہمیں بھی بذریعہ خط اطلاع دیں۔

(خاکسار ۔ مینیجر "الفضل" ربوہ)

مطالبات تحریک جدید

۱۔ سادہ زندگی بسر کریں ۔

۲۔ وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں۔

۳۔ نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

۴۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں ۔

۵۔ صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں ۔

۶۔ پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں ۔

۷۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں ۔

۸۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں ۔

۹۔ بے کار دنیا میں نکل جائیں خود کمائیں اور کھائیں ۔

۱۰۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں ۔

۱۱۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کرلیں۔

۱۲۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے ۔

۱۳۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

۱۴۔ قومی دیانت کا قیام کریں ۔

۱۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں

۱۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں

۱۷۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں ۔

۱۸۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں ۔

۱۹۔ وقف جائداد و آمد میں حصہ لیں۔

۲۰۔ حلف الفضول کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کریں گے ۔

(انتخاب مطالبات تحریک جدید)

امید ہے جملہ احباب جماعت حضور کے ان مطالبات تحریک جدید کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المدیان تحریک جدید انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی مدد اُسی کو حاصل ہو گی جو مشکلات کے وقت استقامت دکھائے گا

صبر اور صلوٰۃ کے ذرائع کو استقلال سے استعمال کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے!

حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ گر بتایا ہے کہ مدد کس طریق سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ فرماتا ہے۔ وہ ذرائع یہ ہیں کہ ایک تو دین کے راستہ میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں اور جو قربانیاں تمہیں کرنی پڑیں ان سے گھبرایا نہ کرو۔ دوسرے ان امور سے جن سے اللہ تعالیٰ تم کو روکتا ہے رکے رہو۔ تیسرے وہ قربانیاں جو قرب الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہیں ان کو ترک نہ کرو اور ان پر استقلال اور دوام اختیار کرو چوتھے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کے بہترین نتائج پیدا کرے..... پانچویں غرباء سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو تا مخلوق خدا کو آرام پہنچانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تم سے خوش ہو۔ چھٹے خدا تعالیٰ سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کرتے رہو۔ ساتویں انبیاءؑ پر درود بھیجا کرو کیونکہ ان کے ذریعہ سے ہی تم کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی توفیق ملی ہے۔ آٹھویں خدا تعالیٰ کے دین پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کیا کرو۔ نویں عبادت پر مضبوطی سے قائم رہو یہ سب امور خدا تعالیٰ نے کامیابی کے حصول کے بیان فرمائے ہیں۔

پس جو شخص چاہتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل ہو اس کے لئے ان نو باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے.....

صابر کا لفظ صرف صبر کا قائم مقام نہیں بلکہ صبر اور صلوٰۃ دونوں کا قائم مقام ہے پس اس کے صرف یہ معنے نہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر و صلوٰۃ دونوں پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے والوں کے ساتھ ہے کیونکہ دعا بھی وہی قبول ہوتی ہے جو استقلال سے کی جائے۔ پس اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے کے یہ معنے ہیں کہ اگر صبر اور صلوٰۃ کے ذرائع کو استقلال سے استعمال کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے ..... پس اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع الصّٰبرین کہہ کر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اسی کو حاصل ہو گی جو مشکلات کے وقت استقامت دکھائے گا اور صبر اور صلوٰۃ کے ذرائع کو استقلال سے استعمال کرتا چلا جائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷)

بچوں کے لئے
● بے بی ٹانک، آب حیات، عرق ہاضمون
شیریں، خوشذائقہ۔ بچوں کے جملہ امراض کیلئے:
تیار کردہ: نصرت کیمیکل ورکس
المعروف دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

CURES ہاضمہ اور پیٹ کی کیورز

INTERNOTIONL NAME	اردو نام
Indigestion Cure	بدہضمی کیور
Flatulence Cure	گیس بیچ کیور
Saliva Cure	لعاب کیور
Heartburn Cure	جلن سینہ کیور
Vomiting Cure	قے۔ متلی کیور
Anemia Cure	کمی خون کیور
Colic Cure	پیٹ درد کیور
Constipation Cure	قبض کیور
Diarrhea Cure	اسہال کیور
Dysentary Cure	پرانی پیچش کیور
Piles Cure	بواسیر کیور
Prolapsus Cure	کانچ نکلنا کیور
Worms Cure	کرم کیور
Enlarged Abdomen Cure	بڑا پیٹ کیور

یک فرزہ آزمائشی پورا (TRIAL CURE) ۱۵/- مکمل ۱۵/- روپے
مکمل کے دوا فروشوں سے طلبیں

کیورٹیو سنٹرز

لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدائی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اکرم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ 606-607

تلاش گمشدہ نقدی

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۸۴ء دارالعلوم غربی سے دارالنصر جاتے ہوئے راستہ میں مبلغ ۴۲۵/- روپے کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی کو ملے ہوں تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور فرمائیں۔

(جان محمد کریانہ سٹور دارالعلوم غربی ربوہ)

توسیع اشاعت

مکرمہ منظرہ امجد صاحبہ اہلیہ مکرم امجد منیر صاحب و مکرمہ زاہدہ مبشر صاحبہ نے الفضل کی اشاعت کے سلسلے میں -/۲۵۰ روپے بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین!

(منیجر الفضل)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ جون
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ
میں مطب فرمائیں گے!
مینجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

حضور ایدہ اللہ کی آرزو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ "الفضل" کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵-۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اپنا دل ٹٹولیئے!

(منیجر الفضل ربوہ)

ریفریجریٹر کے مسائل حل ہو گئے
ریفریجریشن کی قابل اعتماد سروس کے لئے اپنی سابقہ روایات کے ساتھ آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہیں نیز ہر قسم کا الیکٹرک کا کام بھی تسلی بخش کیا جائے گا ریفریجریٹر، واشنگ مشین، قابل فروخت موجود ہیں ۱۹۷۴ تا ۱۹۷۹ء آپ کی خدمت اسی نام سے رحمت بازار میں کر چکے ہیں: رابطہ کے لئے:
● البرق گول بازار ● الفلاح الیکٹرک سروس اقصیٰ روڈ
● گلستان ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سروس، ریلوے روڈ ربوہ

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ

لیڈیز پرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب ہے
پروپرائٹر: نعیم احمد کھوکھر

کیورٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ
کے مرکزی دفاتر اور کیورٹیو کلینک کے
اوقات کار
برائے رمضان المبارک
6 بجے صبح تا 2 بجے سہ پہر، جمعہ ناغہ